احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون ۲۹۰-۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۹ | ہفتہ ۹- شعبان ۱۴۱۴ھ ' ۲۲- صلح ۱۳۷۳ ہش ' ۲۲- جنوری ۱۹۹۴ء

متقی دعا اور تدبیر سے کام لیتا ہے

تقویٰ اس بات کا نام ہے کہ جب وہ دیکھے کہ میں گناہ میں پڑتا ہوں تو دعا اور تدبیر سے کام لیوے ورنہ نادان ہوگا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے وہ ایک مشکل اور تنگی سے نجات کی راہ اس کے لئے پیدا کر دیتا ہے۔ متقی درحقیقت وہ ہے کہ جہاں تک اس کی قدرت اور طاقت ہے وہ تدبیر اور تجویز سے کام لیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

کذب کے اختیار کرنے سے انسان کا دل تاریک ہو جاتا ہے اور اندر ہی اندر اسے ایک دیمک لگ جاتی ہے۔ ایک جھوٹ کے لئے پھر اسے بہت سے جھوٹ تراشنے پڑتے ہیں' کیونکہ اس جھوٹ کو سچائی کا رنگ دینا ہوتا ہے۔ اسی طرح اندر ہی اندر اس کے اخلاقی اور روحانی قویٰ زائل ہو جاتے ہیں اور پھر اسے یہانتک جرأت اور دلیری ہو جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھی افتراء کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے مرسلوں اور ماموروں کی تکذیب بھی کر دیتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے نزدیک اظلم ٹھہر جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (-) (الانعام : ۲۱) یعنی اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ اور افترا باندھے یا اس کی آیات کی تکذیب کرے۔ یقیناً یاد رکھو کہ جھوٹ بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اس سے بڑھ کر جھوٹ کا خطرناک نتیجہ اور کیا ہوگا کہ انسان خدا تعالیٰ کے مرسلوں اور اس کی آیات کی تکذیب کر کے سزا کا مستحق ہو جاتا ہے۔ پس تمہارے لئے یہ ضروری بات ہے کہ صدق اختیار کرو۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۴۵)

اعلان

○ جملہ مربیان کرام رمضان المبارک کے ایام میں دورہ نہ کریں بلکہ اپنے اپنے سینٹرز پر قیام کر کے مرکزی ہدایت کے مطابق ایسے طور پر درس القرآن کا اہتمام کریں کہ دو یا تین سال میں دور مکمل ہو سکے ان پروگراموں میں جملہ مقامی احباب کی زیادہ سے زیادہ حاضری کا انتظام کریں۔

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ولادت

○ محترم پیر معین الدین صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے صاحبزادے مکرم محی الدین طاہر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۰- دسمبر ۹۳ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ نے عالمی احمدیہ ٹی وی کے پروگرام بات چیت میں وارث احمد رکھا ہے۔ نومولود حضرت پیر اکبر علی صاحب کا پڑپوتا اور محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے نومولود کی صحت و تندرستی درازی عمر اور نیک و خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم ملک عبدالوحید صاحب سلیم سیکرٹری شعبہ رشتہ ناطہ جماعت احمدیہ سمن آباد لاہور بعارضہ شوگر شدید بیمار ہیں۔

خدا تعالیٰ کے ساتھ بیع کی برکت

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

دنیا میں قسم قسم کی بیعیں ہوتی ہیں اور بڑا بیوپار اور تجارت ہو رہی ہوتی ہے یورپ کا سارا زور تجارت پر ہے۔ اس زمانہ میں تجارت کا اتنا زور ہے کہ اس کی وجہ سے بعض مفید اور نیک باتیں دنیا سے مفقود ہیں مثلاً مہمان نوازی یہ ایک اعلیٰ وصف تھا لیکن یورپ میں کوئی کیسا عزیز اور دوست کیوں نہ ہو اسے ہوٹل میں اترنا پڑتا ہے اور کھانے پینے کا بل اس کے سامنے پیش کر دیا اور پیسے وصول کر لئے جاتے ہیں

اور اس زمانہ میں ہر ایک ذلیل سے ذلیل چیز کی بھی بیع ہو رہی ہے حیرت کا مقام ہے شہروں میں اب پاخانہ بھی فروخت کیا جاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ کوئی ذرہ بھر نفع دینے والی چیز ہوگی اسے فروخت کر دیا جاتا ہے۔

تم یہاں سے چلو گے تو یہیں سے بیع میں لگ جاؤ گے۔ یکہ والے سے بیع۔ ریل میں۔ پھر سٹیشنوں پر جا کر مختلف قسم کی بیعیں ہوں گی۔ برف۔ مٹھائی۔ مختلف قسم کے میوے اور مختلف قسم کی اور چیزیں ہوں گی جن کی تم بیع کرو گے لیکن یہ وقتی بیعیں ہوں گی۔ یہ سب چیزیں جو تم لو گے کچھ تو گھر پہنچتے پہنچتے تمہارا جزو بدن ہو چکی ہوں گی کچھ فضلہ بن کر الگ ہوں گی۔ پھر جو چیزیں تم گھروں میں لے جاؤ گے وہ تم اپنے بھائیوں اور عزیزوں کو دو گے بچوں کو دو گے وہ بھی انہیں کھا کر ختم کر دیں گے۔ لوگ بھاگے بھاگے ادھر سے ادھر پھرتے ہوں گے۔ ان کی غرض یہ ہے کہ ان کی چیزیں بھی پھر تمہارے پاس نہ رہیں گی بلکہ تمہارا جزو دن بدن ہوں گی۔ یہ تو ہیں وقتی بیعیں جو فنا ہونے والی اور محدود ہیں لیکن اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ایک بیع بتلاتا ہے اور وہ یہ ہے (-) خدا تعالیٰ فرماتا ہے ہم تم سے ایک بیع کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ تم ہمارے پاس اپنے نفس اور اموال بیچ دو اور تمہیں اس کے بدلے میں ہم ایک کبھی نہ ختم ہونے والی چیز دیتے ہیں۔ دنیا کی خرید و فروخت کی چیز زیادہ سے زیادہ کچھ سالوں تک جائے گی لیکن ہم جو چیز دیتے ہیں وہ کبھی ختم نہ ہوگی۔ اور اس کے بدلہ میں آرام اور سکھ تم کو ملے گا۔

(از خطبہ فرمودہ ۱۷- جولائی ۱۹۱۴ء)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت دو روپیہ

۲۲ / صلح ۱۳۷۳ ہش ۲۲ / جنوری ۱۹۹۴ء

ہمارے احساسات

ہمارے رنج اور ہماری راحتیں ہمارے احساسات سے وابستہ ہیں۔ جو بات ایک شخص کو رنج پہنچاتی ہے اور نڈھال کر دیتی ہے وہی دوسرے شخص کو ایک ہلکی سی ایذا بھی نہیں پہنچاتی اس کے دل میں ارتعاش تک نہیں ہوتا۔ اسی طرح ایک ایسی بات جو کسی کے لئے انتہائی خوشی کا باعث ہے کسی اور کے لئے اس کی کوئی اہمیت ہی نہیں۔ یہ سب کچھ ہمارے اپنے ذاتی احساسات سے تعلق رکھتا ہے۔ اور یوں بھی دیکھا جائے تو بعض لوگ تکلیف کو تکلیف جانتے ہوئے بھی ہنسی خوشی برداشت کر لیتے ہیں اور بعض لوگ خوشی کو بھی غم کی سی کیفیت دے دیتے ہیں۔

احساسات کی اس کیفیت میں ایک عنصر دینداری اور دنیاداری کا بھی ہے۔ اگر انسان دیندار ہے اور ہمیشہ خدا کی طرف اس کی نگاہ رہتی ہے تو کوئی تکلیف اس کے لئے تکلیف نہیں کسی غم کو وہ غم نہیں سمجھتا۔ وہ جانتا ہے کہ اس کا خدا موجود ہے اور وہ قادر و توانا ہے۔ حالات پیدا بھی وہی کرتا ہے اور انہیں بدلتا بھی وہی ہے اس لئے اس کی طرف نگاہ رکھنے سے ایک گونہ اطمینان رہتا ہے۔ سب اس کی دین ہے تو پھر جو کچھ ہے اس کے لئے اس کے شکر گذار ہوں اور جو کچھ نہیں ہے وہ اس سے مانگیں۔

حضرت مسیح موعود۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں۔ "میں اپنے قلب کی عجیب کیفیت پاتا ہوں جیسے سخت حبس ہوتا ہے اور گرمی شدت کو پہنچ جاتی ہے تو لوگ وثوق سے امید کرتے ہیں کہ اب بارش ہوگی ایسا ہی جب میں اپنی صندوقچی کو خالی دیکھتا ہوں تو مجھے خدا کے فضل پر یقین واثق ہوتا ہے کہ اب یہ بھرے گی اور ایسا ہی ہوتا ہے۔ جب میرا کیسہ خالی ہوتا ہے تو جو ذوق و سرور اللہ تعالیٰ پر توکل کا اس وقت مجھے حاصل ہوتا ہے میں اس کی کیفیت بیان نہیں کر سکتا اور وہ حالت بہت ہی زیادہ راحت بخش اور طمانیت انگیز ہوتی ہے بہ نسبت اس کے کہ کیسہ بھرا ہوا ہو۔"

اگر انسان اللہ تعالیٰ پر توکل پیدا کرے تو یقیناً اس کی یہی حالت ہوگی وہ جانے گا کہ جو کچھ درکار ہے خدا سے ملے گا اور خدا اپنے بندوں کو ضرور دیتا ہے یہ کیفیت ہمارے احساسات سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اسی کی طرف حضرت اقدس کا ارشاد توجہ مبذول کرواتا ہے۔

میں نے خوشبو سے بھیک مانگی ہے
میں نے رنگوں سے رنگ مانگا ہے
دسترس میں ہے جس کی، موت و حیات
اس سے جینے کا ڈھنگ مانگا ہے

ابو الاقبال

کہاں چھپا ہے تُو اے ابرِ نو بہار برس
برس برس کہ زمانہ ہے بے قرار برس

خدا کے واسطے اے چشم انتظار برس
کہ ہر گھڑی نظر آتی ہے اب ہزار برس

خدا کرے کہ ملے عمرِ نوح ساقی کو
یہ پاکباز سلامت رہے ہزار برس

تپ فراق نے رگ رگ میں بھر دیئے شعلے
اُمنڈ اُمنڈ کے اب اے ابرِ غمگسار برس

یہ بخل ابرِ کرم اور میکدہ کے لئے
یہ ارضِ پاک ہے ان پر تُو بار بار برس

برس برس کہ نہ ہو عیدِ مے کدہ پھیکی
برس کا دن ہے پریشاں ہیں بادہ خوار برس

لگی ہے آنکھوں سے گوہر کی آنسوؤں کی جھڑی
مقابلہ ہے تو اے ابرِ کوہسار برس

محمد ذوالفقار علی خان گوہر

یتامیٰ کمیٹی دار الضیافت ربوہ

حضور انور کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلانات

۱۔ امانت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضرورت کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی اس خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

۲۔ مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضور انور کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامی کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی
دار الضیافت، ربوہ

شمائل حضرت مسیح موعود

اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے

مرزا دین محمد صاحب ساکن لنگروال نے بیان کیا کہ "جس کمرہ میں آپ کی رہائش تھی وہ چھوٹا سا تھا جس میں ایک چارپائی اور ایک تخت پوش تھا۔ چارپائی تو آپ نے مجھے دی ہوئی تھی۔ اور خود تخت پوش پر سوتے تھے، فجر کے وقت آپ پانی کے ہلکے ہلکے چھینٹوں سے مجھے جگا دیتے۔"

مرزا دین محمد صاحب لنگروال نے بیان کیا کہ "بٹالہ میں آپ کی ایک حویلی تھی۔ وہاں جا کر اترتے۔ صبح کا کھانا آپ گھر سے کھا جاتے۔ بٹالہ میں شام کے لئے مجھے دو پیسے دیتے میں اس کی دو روٹیاں اور دال لے آتا۔ آپ اس میں سے بہت تھوڑی روٹی کھاتے۔ "قریباً" روٹی کا ۱/۴ حصہ۔ اس کے بعد وہ روٹی اس مکان میں ایک غریب شخص رہتا تھا۔ اس کو دے دیتے۔ اس کے بعد نوکر کو گھوڑا لے کر جاتا تھا۔ دو آنے دیتے اور مجھے چار آنے دیتے کہ بازار سے جا کر حسب منشا روٹی کھا لو۔ دوسرے دن آپ تحصیل چلے جاتے۔ میں باہر بیٹھا تھا۔ دوپہر کے وقت جو وقفہ ہوتا تھا۔ اس میں آپ باہر تشریف لاتے اور مجھے چند پیسے دیتے کہ بھوک لگی ہوگی کوئی چیز کھا لو۔"

میاں عبدالعزیز صاحب سنوری نے بیان کیا کہ "حضرت مسیح موعود اپنے خدام کے ساتھ بالکل بے تکلفی سے گفتگو فرماتے تھے۔ میں آپ کی خدمت میں اپنے سارے حالات کھول کر عرض کر دیتا تھا۔ اور آپ ہمدردی اور توجہ سے سنتے تھے۔ اور بعض اوقات آپ اپنے گھر کے حالات خود بھی بے تکلفی سے بیان فرما دیتے تھے۔ اور ہمیشہ مسکراتے ہوئے ملتے تھے۔ جس سے دل کی ساری کلفتیں دور ہو جاتی تھیں۔"

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے بیان کیا کہ "جب عاجز لاہور سے قادیان آیا کرتا تو حضور مجھے عموماً صبح ہر روز پینے کے واسطے دودھ بھیجا کرتے تھے۔ ایک دفعہ مجھے اندر بلایا۔ ایک لوٹا دودھ کا بھرا ہوا حضور کے ہاتھ میں تھا۔ اس میں سے ایک بڑے گلاس میں حضور نے دودھ ڈالا اور مجھے دیا اور محبت سے فرمایا آپ یہ پی لیں پھر میں اور دیتا ہوں۔ میں تو اس گلاس کو بھی ختم نہ کر سکا ابھی اس میں دودھ باقی تھا جو بس کر دی۔ اور واپس کیا۔ تبسم کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ بس آپ تو بہت تھوڑا پیتے ہیں۔"

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بیان کیا کہ "ایک دفعہ کا ذکر ہے حضرت مسیح موعود نماز مغرب کے بعد بیت مبارک کی دوسری چھت پر مع چند احباب کھانا کھانے کے لئے تشریف فرما تھے۔ ایک احمدی میاں نظام الدین صاحب ساکن لدھیانہ جو بہت غریب آدمی تھے اور ان کے کپڑے بھی دریدہ تھے حضور سے چار پانچ آدمیوں کے فاصلے پر بیٹھے تھے۔ اتنے میں کئی دیگر اشخاص خصوصاً" وہ لوگ جو بعد میں لاہوری کہلائے۔ آتے گئے اور حضور کے قریب بیٹھتے گئے۔ جس کی وجہ سے میاں نظام دین صاحب کو پرے ہٹنا پڑتا رہا۔ حتیٰ کہ وہ جوتیوں کی جگہ پر پہنچ گیا۔ اتنے میں کھانا آیا تو حضور نے ایک پیالہ سالن کا اور کچھ روٹیاں ہاتھ میں اٹھائیں اور میاں نظام دین کو مخاطب کر کے فرمایا۔ آؤ میاں نظام دین آپ اور ہم اندر بیٹھ کر کھانا کھائیں۔ اور یہ فرما کر بیت کے صحن کے ساتھ جو کوٹھڑی ہے اس میں تشریف لے گئے۔ اور حضور نے اور میاں نظام الدین نے کوٹھڑی کے اندر ایک ہی پیالے میں کھانا کھایا۔ اور کوئی اندر نہ گیا۔ جو لوگ قریب آ کر بیٹھتے گئے تھے ان کے چہروں پر شرمندگی ظاہر تھی۔"

محترمہ فضل بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا محمود بیگ صاحب آف پٹی نے بیان کیا کہ "حضرت صاحب (حضرت مسیح موعود) بچوں سے بہت محبت کیا کرتے تھے۔ ہر وقت اپنے پاس کوئی چیز رکھتے تھے۔ میری بڑی لڑکی چار سال کی تھی اس کو کالی کھانسی تھی وہ کہتی تھی کہ اگر حضرت صاحب مجھے کچھ دیں گے تو مجھے آرام ہو جائے گا۔ حضور کچھ لکھ رہے تھے حضور نے بکس کھولا اور دونوں ہاتھ بھر کر منقہ دیا اور ایک سفید رومال میں باندھ دیا اور فرمایا سارا نہ کھا جائے تھوڑا تھوڑا کھائے گرم ہوتا ہے وہ کھانے لگی اس کو کھاتے ہی کھانسی سے آرام ہو گیا ورنہ ہم تو بہت علاج کر چکے تھے۔ حضور کے ہاتھ کی برکت تھی۔"

میری لڑکی آمنہ جب حضرت صاحب کے پاس آتی تو حضور مٹھائی دیتے جب نماز کا وقت ہوتا تو آمنہ کہتی کہ حضرت صاحب نماز اندر ہی پڑھیں۔ اماں جان فرماتیں کہ اس کی مرضی ہے کہ نماز اندر پڑھی جائے اور مجھ کو مٹھائی جلدی ملے۔ اس پر حضور مٹھائی دے کر جاتے۔"

محترمہ برکت بی بی صاحبہ اہلیہ میاں اللہ یار صاحب ٹھیکیدار نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میرے والد صاحب رخصت لے کر آئے تھے۔ تو حضور نے فرمایا تھا کہ اور زلزلہ آئے گا۔ ایک بڑا زلزلہ جو کہ آچکا تھا اس کے بعد اور آنے والا ہے۔ میرے والد صاحب نے کہا حضور فرمائیں تو رخصت لے کر یا ملازمت چھوڑ کر چلا آؤں حضور نے فرمایا۔ لگا ہوا روزگار نہیں چھوڑنا چاہئے۔ دعا کے واسطے بار بار یاد دلا دیا کرو آخر دسمبر میں ہی ایک دفعہ حضور کے در دولت پر گئی تو اماں جان نے اصغری کی اماں سے چاول پکوائے۔ چاول خراب ہو گئے۔ حضرت اماں جان اس پر خفا ہوئیں۔ حضور آواز سن کر باہر آ گئے اور فرمایا اس کو کچھ نہ کہو اماں جان نے فرمایا اس نے چاول خراب کر دیئے ہیں۔ حضور نے فرمایا شائد چاول ہی خراب ہوں گے۔ اس کو کچھ نہ کہو۔"

حافظ نبی بخش صاحب ساکن فیض اللہ چک نے بیان کیا کہ "حضرت صاحب ہر موسم کا پھل مثلاً" خربوزہ اور آم کافی تعداد میں باہر سے منگواتے تھے۔ خربوزہ علاقہ بیٹ سے اور آم دریا کے پار سے منگواتے تھے بعض اوقات جب میں بھی خدمت میں حاضر ہوتا تھا۔ حضور اپنے دست مبارک سے خربوزہ کاٹ کر مجھے دیتے اور فرماتے میاں نبی بخش خربوزہ میٹھا ہو گا اس کو کھاؤ۔ اور آپ بھی کھاتے اسی طرح آموں کے موسم میں حضرت صاحب نہایت محبت اور شفقت سے مجھے آم بھی عنایت فرماتے اور بار بار فرماتے یہ آم ضرور میٹھا ہو گا۔ اس کو ضرور کھاؤ۔"

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں:۔

حقیقت یہ ہے کہ دین کے کام دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو افراد سے تعلق رکھتے ہیں۔ جیسے نماز روزہ زکوٰۃ اور حج وغیرہ اور دوسرے ایسے احکام جو تمام لوگوں سے تعلق رکھتے ہیں جیسے جہاد یا مشورہ کے لئے قوم کا جمع ہونا یا کوئی ایسا حکم جو ساری جماعت کی ضروریات کو مد نظر رکھ کر دیا گیا ہو۔ جو کام ساری جماعت سے تعلق رکھتے ہوں افراد سے نہیں ان میں سب کو ایسا پرویا ہوا ہوتا ہے جیسے تسبیح کے دانے ایک تاگے میں پروئے ہوئے ہوں کسی کو ذرا بھی ادھر ادھر نہیں ہونا چاہئے اور اگر کوئی ضروری کام کے لئے جانا چاہے تو امام کی اجازت سے جائے اسی حقیقت کو تصویری زبان میں ظاہر کرنے کے لئے لوگ جب تسبیح کے دانے پروتے ہیں تو وہ تاگے کے دونوں سرے اکٹھے کر کے ایک لمبا دانہ پرو دیتے ہیں اور اسے امام کہتے ہیں در حقیقت اس سے قومی تنظیم کی اہمیت کی طرف ہی اشارہ ہوتا ہے اور یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ جس طرح تسبیح کے دانوں کے لئے ایک امام کی ضرورت ہے۔ اسی طرح تمہیں بھی ہمیشہ ایک امام کے پیچھے چلنا چاہئے ورنہ تمہاری تسبیح وہ نتیجہ پیدا نہیں کر سکے گی جو اجتماعی تسبیح پیدا کیا کرتی ہے لیکن بہت کم ہیں جو اس گر کو سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ ہر وہ شخص مومن ہی نہیں ہو سکتا جو ایسے امور میں جو ساری جماعت سے تعلق رکھتے ہوں اپنی رائے اور منشاء کے ماتحت کام کرے اور امام کی پرواہ نہ کرے۔ مزید حضور فرماتے ہیں۔ جو جماعتیں منظم ہوتی ہیں ان پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور کچھ شرائط کی پابندی کرنی ان کے لئے لازمی ہوتی ہے جن کے بغیر ان کے کام کبھی بھی صحیح طور پر نہیں چل سکتے اور پھر سلسلہ کے متعلق میں نے کہا تھا کہ ان شرائط اور ذمہ داریوں میں سے ایک اہم شرط اور ذمہ داری یہ ہے کہ جب امام کے ہاتھ پر بیعت کر چکے اور اس کی اطاعت کا اقرار کر چکے ہیں تو پھر انہیں امام کے منہ کی طرف دیکھتے رہنا چاہئے کہ وہ کیا کہتا ہے۔ اور اس کے قدم اٹھانے کے بعد اپنا قدم اٹھانا چاہئے۔ اور افراد کو کبھی بھی ایسے کاموں میں حصہ نہیں لینا چاہئے جن کے نتائج ساری جماعت پر کر پڑتے ہوں۔ کیونکہ پھر امام کی ضرورت اور حاجت ہی نہیں رہتی اگر ایک شخص اپنے طور پر دوسری قوموں سے لڑائی مول لے لیتا ہے اور ایسا فتنہ اور جوش پیدا کر دیتا ہے جس کے نتیجہ میں ساری جماعت مجبور

باقی صفحہ ۵ پر

تعارف

دورِ حاضر اور حقوقِ انسانی

حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا کہ ۱۹۹۳ء کو انسانیت کے سال کے طور پر منایا جائے۔ چنانچہ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں کاروان علم و آشتی ربوہ نے ایک سیمینار منعقد کیا جس کا موضوع دور حاضر اور انسانی حقوق تھا۔ اس سیمینار کے مواقع پر جو اصحاب تقاریر کرنے کی سعادت حاصل کرسکے ان میں عبدالسمیع خان صاحب نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور حقوق انسانی کے متعلق تقریر فرمائی۔ مکرم پروفیسر سعود احمد خان صاحب نے انسانی حقوق کے چارٹرز پر جناب حمید اللہ نصرت پاشا صاحب نے شرف نسواں کی پامالی پر، مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر نے وادی کشمیر میں انسانیت کے قتل عام، مکرم جناب قمر سلیمان احمد صاحب نے مسلم بوسنیا کی نسل کشی پر، مہمان خصوصی مکرم جناب منو بھائی صاحب تھے اور اس سیمینار کے صدر محترم و مکرم چوہدری محمد علی صاحب سابق پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ حال وکیل وکالت وقف نو، ان تمام تقاریر کو کتابی صورت میں پیش کر دیا گیا ہے۔ پیش لفظ محترم مکرم جناب راجہ غالب احمد صاحب نے لکھا۔ جس میں آپ نے فرمایا۔

پچھلی صدی کے آخر سے لے کر اب تک اس زمین پر جدید انسان کے ہاتھوں جس تیزی کے ساتھ رفتار نے اپنے بدن تبدیل کئے ہیں۔ یہ ایک حیرت انگیز انقلاب ہے جس کے باعث انسان سٹیم انجن سے لیکر موٹر کار اور جیٹ انجن سے لے کر خلائی راکٹ اور ریڈیائی دوربینوں سے روشنی کی رفتار کا اب پیچھا کر رہا ہے۔ زمان و مکان کی حدود کے شکنجہ پر اسے یہ کرہ زمین ایک حقیر سی مشت خاک اور نوع انسانی ایک کرمک خاکی بلکہ اس سے بھی کم تر کوئی نیم حیوانی یا نیم انسانی مخلوق دکھائی دیتی ہے۔ جدید انسان کی نفسیات پر جدید سائنس کے یہ دوہرے منفی اثرات کا نتیجہ ہے۔ اسی وجہ سے انسانی حقوق کی پامالی کا یہ بدترین دور شمار ہونے لگا ہے۔ نسلی، لسانی، علاقائی، سیاسی، مذہبی اور دیگر تمدنی تعصبات اور تشدد نے اس کرہ ارض کو بری طرح گھیر رکھا ہے۔ یورپ ہو کہ ایشیا، امریکہ ہو کہ افریقہ، ہر براعظم اور ہر رنگ اور ہر نسل پر ایک بربریت کا دور نازل ہو گیا ہے۔ انسان کے ہاتھوں انسان کی نسل کشی کا ایک ہیبت ناک خونی ڈرامہ کھیلا جا رہا ہے۔ بوسنیا، صومالیہ، آذربائیجان، سوڈان، عراق، کشمیر، سری لنکا، فلپائن، ہیٹی اور لیٹن امریکہ اور یو۔ ایس۔ اے اور یو کے، الغرض یہاں وہاں ہر طرف اور ہر جگہ انسانی حقوق کو پامال کیا جا رہا ہے اور مہذب دنیا کے تمام ادارے بظاہر بے بس نظر آ رہے ہیں اور ان پر ایک سکتے کا سا عالم طاری ہے۔ لیکن اس تمام صورت حال کے باوجود ہم سب کے خالق و مالک نے اس کرہ ارض پر انسانی حقوق کے حوالے سے بھی ایک نظام تحفظ جاری کیا ہوا ہے۔ انسانی حقوق کی پامالی کے ساتھ ہی خلافت حقہ کی شکل میں انسانی حقوق کی بحالی کے دور کا اجراء بھی شروع ہے۔ "خلیفہ وقت" نے اس زمانے میں بھی عین وقت پر ہم سب کے دلوں میں "دستک" دی ہے اور اس طرف مؤثر اور دل پذیر انداز سے متوجہ کیا ہے۔ یہ سال حقوق انسانی کے سال کے طور پر ہم سب منا رہے ہیں۔ اسی سلسلہ میں "کاروان علم و آشتی" کی یہ اخلاص بھری کاوش آپ کی خدمت میں بصد خلوص و احترام پیش کی جا رہی ہے۔ گر قبول افتد۔

تعارف کے طور پر مکرم فخرالحق صاحب شمس جو کاروان علم و آشتی کے سیکرٹری ہیں۔ اس کتاب میں لکھتے ہیں:۔

احمدی نوجوانوں کے علمی، ادبی اور صحافتی فورم "کاروان علم و آشتی" کو قائم ہوئے چوتھا سال جا رہا ہے۔ اس فورم کا مقصد احمدی نوجوانوں کے ذریعہ مختلف تحقیقی میدانوں میں کام لینا ہے اور علم کی پیاس بجھانے کے لئے نت نئے چشموں اور سرچشموں کی طرف رہنمائی بھی کی جاتی ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے کارواں علم و آشتی کے ممبران نے مختلف میدانوں میں بہت سا کام کیا ہے۔ جس کی فہرست بہت طویل ہے۔ اس کے علاوہ اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہر آواز پر لبیک کہنا ایک احمدی ہونے کے ناطے اپنا فرض سمجھا جاتا ہے چنانچہ حضور کی تحریک کہ "۱۹۹۳ء کو انسانیت کے سال کے طور پر منایا جائے" پر لبیک کہتے ہوئے ہم نے سب سے پہلے سیمینار منعقد کرانے کا شرف حاصل کیا۔ "دور حاضر اور حقوق انسانی" کے عنوان سے منعقد کئے جانے والے اس سیمینار میں ان موضوعات کو زیر بحث لایا گیا جن کی اس دور میں اہمیت مسلمہ ہے۔ انسان انسان پر جس طرح ظلم کر رہا ہے۔ وہ آج کی دنیا کے ہر فرد کو بخوبی علم ہے اور دوسری اقوام کی طرف سے مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کی داستان تو اب ہر بچے کی نوک زبان پر ہے۔ ایسے ایسے مظالم ڈھائے جا رہے ہیں کہ جس کی مثال پہلے زمانوں میں ڈھونڈے سے نہیں ملتی۔ مظالم کے رونگٹے کھڑے کر دینے والے واقعات بیان کرنے کے لئے الفاظ کم پڑ جاتے ہیں۔ شاید یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے کہ مسلمان اپنی بنیادی تعلیمات سے دور ہٹتے چلے جا رہے ہیں۔ دراصل ان ابتلاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ انہیں جھنجھوڑ رہا ہے۔ کہ شاید یہ خدائی اشارہ سمجھ کر صراط مستقیم پر چلنا شروع کر دیں۔ ہم نے اپنی پوری کوشش کی کہ ایسے موضوعات پر لیکچرز ہوں جن کے متعلق جاننے کی ہر فرد کو ضرورت ہے اس کے لئے صاحب علم حضرات کو تکلیف دی گئی جنہوں نے بڑی محنت کے بعد مضامین تیار کئے اور سیمینار میں پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد مکرم فخر الحق صاحب شمس نے صاحب صدر، مہمان خصوصی، اور کارکنان کاروان علم و آشتی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا ہے۔

صدارتی خطاب میں محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب نے فرمایا:۔

سب سے پہلے تو میں اس سیمینار کے منتظمین کو مبارک باد دیتا ہوں جنہوں نے اس تقریب کا اہتمام کیا اور ہمارے لئے ایک لمحہ فکریہ اور مل بیٹھنے کا موقعہ عطا کیا اس کے بعد میں منو بھائی کی خدمت میں کیا عرض کروں انہوں نے تو بظاہر ہمیں ہنسایا بھی لیکن ان کے لفظ لفظ میں جو دکھ اور کرب تھا وہ آپ سب نے محسوس کیا ہو گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر بین الاقوامی طور پر اس مسئلہ کو دیکھا جائے تو بظاہر کوئی امید کی کرن نظر نہیں آتی یہی ایک بات آج ساری دنیا میں کہی جا رہی ہے کہ اس دنیا کا کیا بنے گا۔ جو مظلوم ہیں جو محکوم ہیں جن پر ظلم ڈھائے جا رہے ہیں جو ظلم ڈھانے والے ہیں کسی ایک کو بھی تو اطمینان میسر نہیں ہے۔ سب ہی سہمے ہوئے ہیں۔ سب کا چین پارہ پارہ ہو چکا ہے اگر ہم انٹرنیشنل نیشنل یا انفرادی سطح پر دیکھیں تو انسان اس قدر دکھی ہے اور انسانیت اس مرحلے پر پہنچ گئی ہے۔ جیسا کہ منو بھائی نے کہا کہ مرض اس قدر بڑھ گیا ہے کہ انسانوں نے حیوانوں کی شکل اختیار کرلی ہے۔ مرض بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ حیوان زیادہ اور انسان کم ہیں۔ انسان اسفل السافلین اور بدترین مخلوق بن گیا ہے ہاایں ہمہ میں سمجھتا ہوں کہ کائنات کے پیدا کرنے والے نے یہ کائنات عبث پیدا نہیں کی بلکہ اس کا ایک گرینڈ ڈیزائن ہے اس ڈیزائن میں یہ سب باتیں ترتیب کے ساتھ واقع ہو رہی ہیں۔ ناامید ہونے کی ہرگز کوئی ضرورت نہیں۔ مرض کے مطابق ایک نسخہ خدا نے بھیجا ہے اور اگر خدا وہی خدا ہے جو قدیر بھی ہے اور علیم بھی ہے حکیم بھی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کے حسب منشا یہ گرینڈ ڈیزائن اپنے منطقی انجام تک نہ پہنچے۔ اللہ نے چاہا تو ایسا ہو کر رہے گا۔ جس حوالے کا ذکر ہوا وہ حوالہ آج بھی موجود ہے۔ منو بھائی کو یاد ہو گا انہوں نے میرا ایک شعر پڑھا تھا:۔

یہ وہ زمین تھی جو آسمان سے اتری تھی
یہ وہ حوالہ تھا جو بار بار دینا تھا

وہ حوالہ گم نہیں ہوا۔ اگر خدا ہے تو وہ حوالہ بھی موجود ہے اور اسی میں انسانیت کی بچت ہے۔ فلاح تو بہت دور کی بات ہے۔ سروائیول (Survival) انسانیت کا اصول ہے اور جن بنیادی حقوق کی ہم بات کر رہے ہیں جیسا کہ خطبہ میں ذکر ہوا انسانی ضمیر جسے دین فطرت کہا گیا ہے وہ بھی پکار پکار کر یہ کہہ رہا ہے سب سے پہلے

"فریڈم آف تھاٹ"

FREEDOM OF THOUGHT یعنی سوچنے کی آزادی ہونی چاہئے۔ ذرائع ابلاغ نے اس قدر شور مچا رکھا ہے کہ انسان کو یہ موقع ہی نہیں دیا جا رہا کہ وہ سوچے اس کے بعد Believe کرنے کی آزادی کا نمبر آتا ہے۔

کاش آج دنیا کے صحافی سچ بولنے لگیں اور سچ کو برداشت کرنے کی قوت پیدا کر لیں اور اس کو آگے بیان کریں۔ قرآن مجید میں آتا ہے۔ وما علینا الا البلاغ ایک ڈیوٹی ہے اور آپ پر ایک فرض ہے۔ کہ صرف ابلاغ کا فریضہ ادا کریں۔ سچائی کو آگے پہنچائیں یہ سچ زبان سے بھی بولا جاتا ہے۔ اور عمل سے بھی۔ اکیلے بھی اور مل کر بھی۔ اس کی بڑی جہات ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ چولستان کا صحرا ہو یا اس سے بھی بڑا کوئی صحرا ہو اس میں ایک نہ ایک نخلستان ضرور ہو گا۔ ایسا نخلستان جس کا پیوند آسمان سے ہو گا۔ ورنہ یہ دنیا اس قابل نہیں کہ اسے قائم رکھا جائے۔ انسان کو انسان بنانے کی ضرورت ہے۔ صرف منہ

سے اشرف المخلوقات کہنے کی ضرورت نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری نظریں بہت محدود ہیں ہم اپنے اپنے دکھوں میں گھرے ہوئے ہیں اگر تھوڑا سا اونچا ہو کر دیکھیں تو کتنے افق ہیں جو کھل رہے ہیں اور اللہ نے چاہا تو وقت آئے گا جب سچ کھل کر سامنے آ جائے گا۔ کیونکہ سچ اول اور آخر سچ ہے۔

مہمان گرامی منو بھائی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے محترم چوہدری صاحب نے فرمایا:۔

ہم آپ کے ممنون ہیں کہ آپ تشریف لائے آپ نے محبت کے پل بنائے۔ خدا ان پلوں کو قائم و دائم رکھے۔ اس پر ہم آتے جاتے رہیں۔ اور آپ جیسا قلم کار اپنی پوری شان اور اپنی پوری قوت کے ساتھ لکھ سکے اسے ایسی آب و ہوا ملے کہ وہ لکھ سکے ان حالات میں آپ کا لکھنا بہت بڑا جہاد ہے۔ اور اس جہاد میں ہم آپ کے لئے صرف دعا کر سکتے ہیں۔ ہم تو ایک بہت چھوٹی سی پسی ہوئی جماعت ہیں اور سچ سے چمٹے ہوئے ہیں۔ اور ہمارے لئے یہی ریوارڈ Reward کافی ہے ہمیں کسی اور ریوارڈ (REWARD) کی ضرورت بھی نہیں۔ ہم اس کی کوئی قیمت مانگتے ہیں نہ انعام۔ ہم تو صرف یہ مانگتے ہیں کہ ہمیں سوچنے دیا جائے۔ ہمیں یقین کرنے دیا جائے اور ہمیں اجازت دی جائے کہ جو ہم سوچتے ہیں اسے آگے بیان بھی کر سکیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ کسی کو قتل کرو۔ ڈاکہ ڈالو ہم کسی کو یہ نہیں کہتے کہ کرسی چھوڑ دو ہم تو صرف ایک ہی بات کہتے ہیں کہ ایک نسخہ جو آسمان سے اترا ہے اور اس میں سرفہرست بات یہ ہے کہ سچ بولو ہمیں سچ بولنے کی اجازت دی جائے۔

مہمان خصوصی محترم منو بھائی نے اپنے خطاب میں کہا:۔

یہاں بہت اچھے لوگ بیٹھے ہیں اور ابھی جو اتنی خوبصورت اور فکر انگیز باتیں کی گئیں میں تو وہی باتیں سننے آیا تھا۔ میں جو سوچتا ہوں وہ روز لکھ دیتا ہوں یا اگل دیتا ہوں۔ لیکن یہ بڑی سوچ سمجھ کے کی ہوئی تحقیق اور اہل علم کی باتیں ہیں۔ ہم تو اہل فن ہیں۔ صحافت پتہ نہیں علم ہے کہ نہیں وہ انٹرٹین منٹ (entertainment) میں آتا ہے۔ فن میں آتا ہے یا معلوم نہیں کس میں آتا ہے۔ میں تو اس سے تعلق رکھتا ہوں۔

چند ایک گذارشات پیش کرتا ہوں جو میں پہلے بھی مختلف کالموں میں کر چکا ہوں۔ ماؤنٹ ایورسٹ سر کرنے والے کوہ پیما سر ایڈمنڈ ہیلری نے ایک دفعہ کوہ پیماؤں کی ایک کلاس سے مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ

The first thing you need for mountaineering is a mountain.

اسی طرح اگر ہم دور حاضر اور حقوق انسانی پر بات کر رہے ہیں تو ہمیں سب سے پہلے انسانی حقوق اور پھر دور حاضر کی ضرورت ہو گی اور یہ سوچنا ہو گا کہ جہاں ہم کھڑے باتیں کر رہے ہیں وہاں انسان "حقوق" اور دور حاضر ہے یا کس دور میں ہم رہ رہے ہیں اور جن کو ہم انسان کہہ رہے ہیں کیا معاشرہ انہیں انسان سمجھتا ہے۔ اگر وہ انسان نہیں ہیں ان کے ساتھ حیوانوں والا سلوک ہو رہا ہے۔ بلکہ حیوانوں سے بھی بدتر تو پھر ہمیں حقوق انسانی کی بات کرنی چاہئے یا انسداد بے رحمی حیوانات کی بات کرنی چاہئے۔ کیونکہ ابھی تو انہیں انسان ہی نہیں مانا جا رہا۔ پہلے تو ہم نے چوہدری محمد علی جیسے بزرگوں سے انسان کی دو ہی قسمیں سنی تھی یعنی اچھا انسان یا برا انسان جو وہ بڑا انسان یا چھوٹا انسان بن جاتا ہے پھر وہ غریب اور امیر ہوتا ہے' پھر ظالم و مظلوم' جابر اور مجبور' آقا و غلام' حاکم و محکوم' افسر و ماتحت' ادنیٰ و اعلیٰ' غنی و محتاج' مخیر و گداگر' دوست و دشمن' موافق و مخالف' واقف و اجنبی' اپنا و غیر جیسے خانوں میں انسان کو تقسیم کرتے چلے گئے۔ اور اس طرح انسان کا قیمہ کرتے چلے گئے۔ یہ تقسیم ہوتا گیا اس کے ساتھ حقوق انسانی بھی تقسیم ہوتے چلے گئے جو غریب لوگ تھے ان کے حقوق سکڑتے گئے اور صاحبان اختیار کے حقوق پھیلتے چلے گئے۔ معاملہ یہاں تک رہتا تو چلو انسان شائد جنگلی جانوروں کی طرح اپنی کچھ نسلیں بچا سکتا۔ مگر جو نسل ڈائنو سار کی طرح خود اپنی دشمن ہو جائے اسے کوئی نہیں بچا سکتا۔ جس طرح انسان اپنے آپ کو اشرف المخلوقات سمجھتا ہے۔ اسی طرح کبھی ڈائنو سار بھی خود کو اشرف المخلوقات سمجھتا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان نے بہت سے ایسے کارنامے سر انجام دئے ہیں جن کی وجہ سے وہ اشرف المخلوقات کہلا سکتا ہے اور کہلانے میں حق بجانب ہے مگر اس کے ساتھ انسان نے یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ سب سے زیادہ خونخوار اور درندہ بھی انسان ہے۔

انسان نے جس تعداد میں انسان مارے ہیں درندوں نے اسی تعداد میں درندے نہیں مارے اور یہاں تک کہ انسان کی ترقی کا معیار ہی یہ بن گیا ہے کہ ترقی یافتہ وہ ہے جو کم از کم وقت میں زیادہ سے زیادہ لوگ مار سکے۔ حالانکہ ترقی کا معیار یہ ہونا چاہئے تھا کہ ترقی یافتہ وہ ہے خواہ امریکہ ہو یا روس جو کم از کم وقت میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کی زندگیاں بچا سکے۔ جو صحرائے اعظم میں فصلیں اگا سکے۔ جو چولستان میں پانی کی نہریں لے جا سکے۔ جو دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے کچھ کر سکے۔ جو جہالت بھوک اور بیماری ختم کر سکے۔ مگر سپر پاورز کا معیار یہ بن گیا کہ وہ کم از کم وقت میں زیادہ سے زیادہ زندگیاں تباہ کر سکتی ہے۔ ہائڈروجن بم کے ذریعے ٹائم بم کے ذریعے یا ایٹم بم کے ذریعے اور جب یہ معیار ہو تو میں کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ مجھے اس ماڈرن دور کے قوانین کی ضرورت نہیں کیونکہ جنگل کے قانون میں کوئی شخص پرندہ چرندہ اور درندہ آئین فطرت کی نفی نہیں کر سکتا۔ یعنی جب کسی درندے کو بھوک لگتی ہے تو وہ شکار کرتا ہے۔ اور اس کے بعد اگلی بھوک تک سو جاتا ہے یا کسی کو کچھ نہیں کہتا۔ شیر جیسا جانور بھی جب سیر ہو جاتا ہے تو اس پر سے اگر بکری بھیڑیا ہرن بھی گذر جائے تو وہ کچھ نہیں کہے گا۔ مگر انسان کی بھوک پیٹ بھرنے کے بعد چمکتی ہے۔ پیٹ بھرنے کے بعد اسے دوسری بھوک لگتی ہے۔ اور پھر دوسری بھوک ختم ہونے کے بعد تیسری بھوک بھڑکتی ہے۔ کبھی اس کو جنس کی بھوک ہوتی ہے کبھی اقتدار کی اور کبھی دولت کی اور پھر یہ بھوک بڑھتی جاتی ہے اور آخر میں وہ ڈائنو سار کی طرح اپنے آپ ہی کو کھا لیتا ہے۔

جنگل میں کبھی کسی درندے نے کسی نابالغ "درندگی" کا "ریپ" نہیں کیا۔ کبھی کسی درندے نے کسی دوسرے درندے کو اغوا برائے تاوان یا تاوان برائے اغوا نہیں کیا۔ تو کیا ہمارے لئے جنگل کا قانون بہتر نہیں۔ یقیناً بہتر ہے۔ ہم اس طرف جا رہے ہیں۔ دیکھیں دین اسلام سے ہمارا تعلق ہے آپ کا بھی اسی دین سے تعلق ہے۔ جس سے میرے دین کا تعلق ہے۔ اسلام دین فطرت ہے میں اسی لئے فطرت کی بات کر رہا ہے۔ میرے نزدیک جو چیز غیر انسانی ہے وہ غیر اسلامی ہے۔ جیسے ہمارے استاد محترم چوہدری محمد علی صاحب کہہ رہے تھے کہ مسلمان ہونا انسان کی معراج ہے۔ ہمیں تو ابھی حیوان بھی تسلیم نہیں کیا جا رہا۔

جی تو چاہتا ہے کہ آپ کی ساری تقریر یہاں نقل کر دی جائے لیکن اگر ہم نے ایسا کر دیا تو ہو سکتا ہے کاروان علم و آشتی کو اعتراض پیدا ہو کہ پھر ہماری کتاب کون خریدے گا۔ لیجئے اب اس خیال سے کہ آپ دوست دور حاضر اور حقوق انسانی پر شائع ہونے والی کتاب خریدیں اور پڑھیں ہم مکرم منو بھائی کی تقریر کو یہیں ختم کرتے ہیں۔

ہم کاروان علم و آشتی کو اس بات پر مبارک باد دیتے ہیں کہ اوّل تو انہوں نے حضرت خلیفہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کو مشعل راہ بنا کر سیمینار منعقد کروایا اور دوئم اس بات پر کہ آپ نے اس سیمینار کے موقعہ پر جو مفید اور خوب صورت تقاریر کی گئیں انہیں یک جا کتابی صورت میں شائع کر کے ایک بہت وسیع میدان تک ان خیالات کو پہنچا دیا۔ اللہ تعالیٰ کاروان علم و آشتی کو ہمیشہ توفیق دیتا رہے کہ وہ مفید سے مفید تر باتوں کو تمام دوستوں تک کامیابی اور کامرانی سے پہنچاتے رہیں۔

ن۔ س

بقیہ صفحہ ۳

ہو جاتی ہے کہ لڑائی میں شامل ہو تو اس کے متعلق یہی سمجھا جا سکتا ہے کہ اس نے امام کے منصب کو چھین لیا۔ اور خود امام بن بیٹھا۔ اور وہ فیصلہ جس کا اجراء امام کے ہاتھوں ہونا چاہئے تھا خود ہی صادر کر دیا۔ اگر ہر شخص کو یہ اجازت ہو تو پھر تم ہی بتاؤ امن کہاں رہ سکتا ہے ایسی صورت میں جماعت کے نظام کی مثال اس ٹین کی سی ہو گی جو کتے کی دم کے ساتھ باندھ دیا جاتا ہے۔ اور وہ جدھر جاتا ہے ٹین بھی ساتھ ساتھ حرکت کرتا جاتا ہے۔ امام کا مقام تو یہ ہے کہ وہ حکم دے اور ماموم کا مقام یہ ہے کہ وہ پابندی کرے۔

اے، خدا کے بندو! دلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھوڈالو۔ تم نفاق اور دو رنگی سے ہر ایک کو راضی کر سکتے ہو مگر خدا کو اس خصلت سے غضب میں لاؤ گے اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنی ذریت کو ہلاکت سے بچاؤ۔ کبھی ممکن ہی نہیں کہ خدا تم سے راضی ہو حالانکہ تمہارے دل میں اس سے زیادہ کوئی بھی عزیز ہے۔ اس کی راہ میں فدا ہو جاؤ اور اس کے لئے محو ہو جاؤ اور ہمہ تن اس کے ہو جاؤ اگر چاہتے ہو کہ اس دنیا میں خدا کو دیکھ لو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بین المملکتی- حالات- واقعات- شخصیات- ——— نون سین

روس سے افزودہ یورینیم کی خریداری

بتایا گیا ہے کہ آپس میں گفت و شنید کے ذریعہ جس کا مقصد باہمی تعاون تھا۔ امریکہ اور روس نے ایک معاہدے پر دستخط کئے ہیں جس کے مطابق امریکہ آئندہ بیس سال میں روس سے افزودہ یورینیم جو جوہری توانائی والے اسلحہ کی ٹوٹ پھوٹ سے حاصل ہوگی۔ ۱۲۔ ارب ڈالر کی قیمت پر خریدے گا۔ ایک اعلیٰ سطحی روسی افسر نے اس معاہدہ کے متعلق کہا ہے کہ یہ بہت اچھا معاہدہ ہے اور جوہری اسلحہ کو ختم کرنے کی طرف پہلا قدم ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں ملک چاہتے ہیں کہ جوہری اسلحہ کو قطعی طور پر ختم کر دیا جائے۔ گو اس پر وقت تو لگے گا جیسا کہ یہ افزودہ یورینیم بھی امریکہ روس سے آئندہ بیس سال کے عرصہ میں خریدے گا۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر اس خیال کو آگے بڑھایا جائے کہ جوہری اسلحہ ختم ہونا چاہئے تو یقیناً وہ وقت دور نہیں جب دنیا سے جوہری اسلحہ بالکل ختم ہو جائے گا۔ اور دنیا پر جو قیامت نما جنگیں منڈلا رہی ہیں ان کا خوف نہیں رہے گا۔ روسی افسروں نے بتایا ہے کہ بیس ہزار نیوکلیئر وار ہیڈز کو توڑنا پڑے گا۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس معاہدے کی روس کے لئے یہ بھی اہمیت ہے کہ دنیا بھر کے یورینیم کی صرف ۵ فی صد مقدار روس کے پاس تھی جبکہ چار فی صد امریکہ کے پاس اور جب اس پر عمل درآمد ہوگا تو روس کو اس بات کا موقعہ ملے گا کہ وہ اس حاصل کردہ روپے کو بہتر طریق پر استعمال کرے بجائے اس کے کہ اس یورینیم کو اپنے پاس رکھے اور دنیا کو صرف خطرہ ہی خطرہ نظر آئے۔ یہ رقم جو اسے امریکہ سے ملے گی اس کی صنعت کے لئے خاصی ضروری ہے۔ امریکہ اس یورینیم کو یقیناً کسی ایسے طریق پر استعمال کرے گا جس سے جوہری اسلحہ نہ بنایا جا سکے۔

☆☆☆

افغان خانہ جنگی

افغانستان میں صدر پروفیسر برہان الدین ربانی کے سرکاری فوجی دستوں نے اپنے مدمقابل جنرل عبدالرشید دوستم کے ٹھکانوں پر خاصے زبردست حملے کئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ دوستم کو ان حملوں سے خاصا نقصان پہنچا ہے۔ اگرچہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ دوستم مزید جنگ کے قابل نہیں رہا یا وہ مزید جنگ نہیں کرے گا۔ دونوں کی آپس میں اس طرح ٹھن چکی ہے کہ واپسی کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔ اگرچہ اب لوگوں نے اس بات پر زور دینا شروع کیا ہے کہ اقوام متحدہ سیکیورٹی کونسل کے ذریعے ایسے اقدامات کرے جس سے کابل کی جنگ ختم ہو سکے۔ اور مسلمان ممالک نے بھی تمام دھڑوں کو اپیل کی ہے کہ وہ جنگ ختم کرکے اپنے ملک کی تعمیر نو میں حصہ لیں۔ لیکن جنگ کرنے والوں کے نزدیک تعمیر نو کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ ہے کہ ان کا دھڑا جیت جائے اور جس طرح کی وہ تعمیر چاہتے ہیں۔ ویسی تعمیر کی جائے۔ صرف یہ کہنا کہ جنگ بند کرکے تعمیر نو کی جائے اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ جنگ بند کروائی جائے اور جھگڑا کرنے والوں سے اسلحہ واپس لیا جائے۔ اور انہیں اس بات کے ناقابل بنا دیا جائے کہ وہ جنگ پھر شروع کر سکیں تب اس بات کا امکان ہو سکتا ہے کہ وہاں تعمیر نو ہو۔ تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ آپس کے تعلقات اتنے خراب ہو چکے ہیں کہ اگر جنگ بند بھی ہو جائے تو آپس میں مل جل کر کام کرنے کی روح مفقود رہے گی۔

☆☆☆

جنگ کا زور کابل میں

گذشتہ ہفتہ کے روز کابل میں انڈونیشیا کے سفارت خانے پر دو دفعہ حملہ ہوا۔ اگرچہ کہا جاتا ہے کہ کوئی جانی نقصان تو نہیں ہوا لیکن عمارت کو ضرور نقصان پہنچا ہے۔ دراصل کابل پر قبضہ جمائے رکھنے یا کابل پر قبضہ حاصل کرنے کے سلسلے میں پروفیسر برہان الدین ربانی اور جنرل عبدالرشید دوستم کے دستوں میں جو لڑائی ہو رہی ہے اس کا زیادہ زور شہری علاقے پر ہے۔ اگرچہ صحیح تعداد کا تو کچھ علم نہیں ہو سکا لیکن کہا جاتا ہے کہ سینکڑوں شہری ہلاک ہو گئے ہیں اور ہزاروں زخمی جبکہ بہت سے لوگ کابل چھوڑ کر کسی امن کی جگہ پر جانے کے لئے رواں دواں ہیں۔ پاکستان نے جو افغانستان سے حال ہی میں رابطے پیدا کئے ہیں ان کے ذریعہ پتہ چلا ہے کہ لڑنے والے دھڑوں کا زور زیادہ تر کابل ہی کے علاقے میں ہے جلال آباد اور دوسرے علاقے امن و امان میں زندگی گذار رہے ہیں البتہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان کے امن و امان کی کیفیت کیا ہے۔ گذشتہ دونوں بتایا گیا تھا کہ دس ہزار سے زیادہ افغانی دوبارہ پاکستان میں داخل ہو گئے ہیں۔ اسی طرح بہت سے افغانی ایران بھی جا رہے ہیں۔ پہلے جو افغانی پاکستان میں مقیم تھے ان کی واپسی ابھی مکمل نہ ہوئی تھی کہ اب مزید افغانی آنے شروع ہو گئے ہیں۔ بلکہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ افغانی جو پہلے پاکستان میں مقیم تھے۔ اور اب واپس جا چکے ان میں سے بھی کئی لوگوں نے وہاں اپنی زندگی کو غیر محفوظ سمجھ کر واپس آنا شروع کر دیا ہے۔

☆☆☆

مصر/ بنیاد پرستوں کی گرفتاری

مصر میں حفاظتی دستوں نے کہا ہے گذشتہ روز انہوں نے ۱۲۰ مشکوک لوگوں کو حراست میں لیا۔ اس سے پہلے بھی کچھ لوگ اسی الزام کے تحت حراست میں لئے جا چکے ہیں۔ اور بتایا جاتا ہے کہ دو ہفتوں کے دوران ۴۲۰ افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ یہ ۱۲۰ جو اب گرفتار کئے گئے ہیں انہیں قاہرہ اور کیلوبیا کے اضلاع سے پکڑا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس سے پہلے ۳۰۰ مشکوک لوگوں کو پکڑا گیا ہے۔ اور ان کے پاس اسلحہ خاصی تعداد میں پایا گیا ہے۔ ان میں سے ۳۵۔ افراد تو ایسے ہیں جنہیں قاہرہ گیزا' کیلوبیا' حلوان' اور دیگر علاقوں سے مزاحمت کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا۔ ان لوگوں کے پاس خودکار اسلحہ موجود تھا۔ مصر نے یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ اسلامی بنیاد پرستوں کا جو طوفان آیا ہوا ہے اسے ضرور ختم کیا جائے گا۔ اور ایسا کرنے کے لئے وہ مشکوک افراد کی گرفتاری عمل میں لاتی رہتی ہے۔ یہ مشکوک افراد بیرونی ممالک کے سیاحوں کو ڈراتے دھمکاتے ہیں اور ان پر حملے بھی کرتے ہیں۔ انہیں یہ اس لئے پسند نہیں کرتے کہ ان سیاحوں کے متعلق ان کا خیال ہے کہ ان کے لباس اور ان کی حرکات غیر اسلامی ہیں۔ الجیریا میں بندوقچیوں نے چار پولیس کے افراد کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ ایسا کوبا میں کیا گیا جو بنیاد پرستوں کا ایک مضبوط مرکز ہے۔ ایسی باتیں عام طور پر اخبارات کے ذریعہ لوگوں تک پہنچتی ہیں۔ اخبارات آج کل حفاظتی امور کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ حکومت غالباً اس لئے بعض واقعات کا ذکر نہیں کرتی۔ کہ لوگوں کو یہ تاثر نہ ملے کہ بنیاد پرستوں کے حملے بھی کامیاب ہو رہے ہیں۔ کیونکہ اس طرح حکومت کی کمزوری کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ اگرچہ تاک لگا کر حملہ کرنے سے کامیابی کا امکان تو زیادہ ہوتا ہے لیکن حکومت اس سلسلے میں کر کچھ نہیں سکتی۔

☆☆☆

وزیر خارجہ کا دورہ ازبکستان

ازبکستان میں وہاں کے وزیر خارجہ سعید مختار غازی وچ کے ساتھ پاکستانی وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے دونوں ملکوں کے مفادات پیش نظر رکھ کے جمعہ کے روز گفتگو کی۔ تاشقند سے اس سلسلے میں پاکستان کو ایک پیغام موصول ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ گفت و شنید بہت دوستانہ فضا میں ہوئی جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ پاکستان اور ازبکستان کے کیسے گرم جوشی کے دوستانہ تعلقات ہیں۔ دونوں وزرائے خارجہ نے اپنے اپنے ملک اور اپنے خیالات کا اظہار کیا اور ایک دوسرے کو بتایا کہ وہ عالمی تناظر میں کیا سوچتے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ اس بات پر معاہدہ ہوگیا ہے کہ متعدد میدانوں میں دونوں ایک دوسرے سے تعاون کریں گے اور اس تعاون کے ذریعے دوستانہ تعلقات مزید بڑھیں گے۔ انہوں نے تشدد کی مخالفت کرنے کا بھی معاہدہ کیا ہے۔ ازبکستان کے وزیر خارجہ نے کہا کہ ان کا ارادہ ہے کہ اسلام آباد میں سفارت خانہ قائم کیا جائے۔ دونوں رہنماؤں نے افغانستان اور پاکستان کے مسائل پر بھی گفتگو کی۔ بتایا گیا ہے کہ ازبکستان کے وزیر خارجہ عنقریب سردار آصف احمد علی کی دعوت پر پاکستان کا دورہ کریں گے۔ وزیر خارجہ کے ساتھ گفتگو کے بعد سردار آصف احمد علی نے ازبکستان کے ڈپٹی پرائم منسٹر اور بیرونی اقتصادیات کے وزیر سے بھی گفتگو کی۔ یہ ان کی دوسری گفتگو تھی۔ اسی طرح بڑی سڑکوں کے وزیر کے ساتھ بھی گفتگو ہوئی۔ اس سے پہلے جو معاہدات ہو چکے ہیں ان کے متعلق غور فکر کیا گیا کہ انہیں کس طرح سے تکمیل تک پہنچایا جائے۔

☆☆☆

مولانا کوثر نیازی/ انگریزی عربی

مولانا کوثر نیازی چیئرمین کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی نے کہا ہے کہ

موجود الوقت نظریات کے مطابق بچوں کو ابتدا میں ان کی مادری زبان میں تعلیم دی جانی چاہئے۔ اور ان کے معصوم ذہنوں کو غیر ملکی زبانوں کے بوجھ تلے نہیں دبانا چاہئے۔ آپ نے پنجاب کے وزیر اعلیٰ کو تحریر کردہ ایک خط میں کہا ہے کہ پنجاب کیبنٹ نے حال ہی میں فیصلہ کیا ہے کہ صوبائی حکومت اس بات کا اہتمام کرے گی کہ طلباء کو پہلی جماعت سے انگریزی کی تعلیم دی جانی شروع کی جائے۔ آپ نے اس خط میں کہا ہے کہ اگر حکومت یہ چاہتی ہے کہ انگریزی زبان کو پہلی جماعت ہی سے لازمی مضمون بنا دیا جائے تو وہ یہ تجویز پیش کریں گے کہ عربی زبان کو ترجیح دی جائے جو کہ ہمارے آئندہ کے مفاد میں ہو گی۔ آپ نے کہا انگریزی بے شک ایک عالمی زبان ہے۔ یہ بڑی جماعتوں میں پڑھائی جانی چاہئے۔ جہاں سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم حاصل کی جاتی ہے لیکن اس کو پرائمری سکول کے بچوں پر نہیں ٹھونسنا چاہئے۔ اس بات کا کوئی جواز نہیں ہو گا کہ پرائمری سکول کے بچوں کو انگریزی زبان پڑھائی جائے۔ عربی زبان کے حصول کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے اور ان پہلوؤں کے مختلف فوائد بیان کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہمارے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو عربی زبان بولنے والے ملکوں میں جاتے ہیں اور وہاں سے وہ لاکھوں لاکھ روپیہ ہمیں بھیج کر ہماری فارن ایکسچینج کو مضبوط کرتے ہیں۔ اگر ہمارے نوجوان عربی زبان جانتے ہوں تو انہیں مشرق وسطیٰ میں زیادہ آسانی کے ساتھ ملازمتیں مل سکتی ہیں اور اسی طرح دیگر عربی بولنے والے ممالک میں بھی جس کا ایک یقینی فائدہ تو یہ ہو گا کہ ہمارے ان کے ساتھ برادرانہ تعلقات اور بھی مضبوط ہوں گے۔ آپ نے کہا کہ جو اساتذہ قرآن مجید پڑھ سکتے ہیں وہ آسانی سے عربی زبان کی تعلیم پرائمری سطح تک دینے کے قابل ہیں اور اس طرح مزید خرچ کے بغیر ہمیں اساتذہ مل جائیں گے حالانکہ انگریزی پڑھانے کے لئے مزید خرچ کرنا پڑے گا۔ آپ نے کہا کہ کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی یہ کوشش کرتی رہی ہے کہ عربی زبان کو فروغ ملے اور وہ ایسے طریق بھی بیان کرتی رہی ہے کہ جس سے یہ مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے۔ وہ اس کونسل کے چیئرمین ہونے کی حیثیت سے پنجاب کی حکومت سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ وہ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرے۔

☆ ★ ☆

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے کمل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر ۲۹۳۶۰ میں کامران احمد طاہر ولد سعید احمد قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۲-۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد کامران احمد طاہر مکان نمبر ۲۶۷ بلاک نمبر ۱ سیکٹر ڈی ون ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر ۱ خالد محمود بھٹی ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر ۲ بشیر الدین ٹاؤن شپ لاہور

مسل نمبر ۲۹۳۶۱ میں شازیہ خالد زوجہ خالد مسعود قوم کاہلوں جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۹-۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱- حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰۰۰ روپے ۲- زیورات طلائی وزنی ۱۵ تولہ مالیتی ۴۸۰۰۰ روپے ۳- چاندی مالیتی ۳۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰ روپے روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شازیہ خالد زوجہ خالد مسعود ۹۲ آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر ۱ حفیظ اللہ خان وصیت نمبر ۲۸۰۹۱ گواہ شد نمبر ۲ بشارت احمد شیخ وصیت نمبر ۲۷۵۵۲

مسل نمبر ۲۹۳۶۲ میں ناصرہ شفقت زوجہ نور الٰہی ملک قوم راجپوت کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال بیعت پیدائشی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۰-۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱- حق مہر ۱۰۰۰ روپے ۲- زیورات طلائی چوڑیاں مالیتی ۱۸۰۰۰ روپے طلائی لاکٹ مالیتی ۶۰۰۰ روپے ۳- سلائی مشین مالیتی ۱۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ناصرہ شفقت ۲۷۰ آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر ۱ حفیظ اللہ خان وصیت نمبر ۲۸۰۹۱ گواہ شد نمبر ۲ بشارت احمد شیخ وصیت نمبر ۲۷۵۵۲ لاہور

مسل نمبر ۲۹۳۶۳ میں رشید احمد ولد ماسٹر لال دین قوم دوکانداری پیشہ کھوکھر عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۶-۱۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱- زرعی زمین ۲ کنال مالیتی ۲۵۰۰۰ ۲- مکان مالیتی ۷۵۰۰۰ روپے ۳- دوکان مالیتی ۴۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰۰ روپے سالانہ روپے بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رشید احمد ولد ماسٹر لال دین داتا زید کا ڈاکخانہ خاص براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۱ ماسٹر محمد صادق ولد ماسٹر لال دین داتا زید کا ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۲ ماسٹر مبشر احمد داتا زید کا ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۹۳۶۴ میں کلثوم بیگم زوجہ رشید احمد صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۷-۲۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱- کانٹے ۱۰ گرام مالیتی ۴۵۰۰ روپے ۲- چوڑیاں ۳۰ گرام مالیتی ۱۳۵۰۰ روپے ۳- حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ کلثوم بیگم زوجہ رشید احمد داتا زید کا ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۱ رشید احمد خاوند موصیہ داتا زید کا ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۲ ماسٹر محمد صادق داتا زید کا ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر ۲۹۳۶۵ میں خورشید بیگم بیوہ مکرم چوہدری محمد علی قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی ساکن داتا زید کا ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۷-۲۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱- کانٹے ۱۰ گرام قیمت ۴۵۰۰ روپے ۲- چوڑیاں ۳۰ گرام قیمت ۱۳۵۰۰ روپے ۳- ڈیڑھ کنال زمین ورثہ خاوند مالیتی ۷۵۰۰ روپے ۴- حق مہر ۱۰۰۰ روپے ۵- والد کی طرف سے ڈیڑھ کنال زمین مالیتی ۷۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ خورشید بیگم بیوہ محمد علی داتا زید کا ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۱ رشید احمد ولد ماسٹر لال دین داتا زید کا ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۲ ماسٹر محمد صادق داتا زید کا ضلع سیالکوٹ

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون: ۶۴۳

ہر گھر میں ڈش انٹینا پہنچانے کا عزم
۱۲ فٹ سوی ڈش بہترین سٹینڈ کیساتھ ۶۰۰۰ روپے
۱۲ مکمل ڈش انٹینا ریسیور سیٹ کیساتھ
۱۲ مکمل ڈش انٹینا لوکل ریسیور کے ساتھ ۱۳ روپے
۱۰ مکمل ڈش انٹینا ریسیور سیٹ کیساتھ ۱۰۰۰۰ روپے
۱۰ مکمل ڈش انٹینا لوکل ریسیور کے ساتھ ۱۱۰۰۰ روپے
-/۸۰۰۰ روپے
ٹی وی پوائنٹ
بالمقابل تھانہ کوتوالی
فون: ۳۰۸۰۶ فیصل آباد

خبریں

ربوہ :20 - جنوری- 1994ء
آج دھوپ نکلی ہوئی ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 13 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ وہ حزب اختلاف کے رہنما میاں محمد نواز شریف کو مذاکرات کی دعوت دوبارہ نہیں دیں گی۔ کیونکہ اپوزیشن لیڈر کو تعلقات کار قائم کرنے اور ضابطہ اخلاق کی تیاری کے لئے مذاکرات کی دعوت دی لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کا رویہ منفی رہا۔ انہوں نے کہا اپوزیشن حقیقی مسائل پر بات کرنے کی اہل ہی نہیں۔ اب اس وقت بات ہوگی جب یہ لوگ اپنا رویہ تبدیل کریں گے۔

○ اپوزیشن لیڈر میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ وزیراعظم اور ان کی والدہ بگڑے ہوئے وڈیروں کی زبان استعمال کرتی ہیں اور سب کو ہاری سمجھ رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ یہ مت بھولیں کہ ملک کی اکثریت ہمارے ساتھ ہے۔

○ بدھ کے روز حکومت اور دیگر جماعتوں کی کوششوں سے حزب اختلاف نے قومی اسمبلی کے اجلاس کا بائیکاٹ ختم کردیا ہے۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے میونسپل کارپوریشن اور ضلع سرگودھا کے دس سالہ سپیشل آڈٹ کا حکم دے دیا ہے۔

○ قومی اسمبلی کے رکن آصف زرداری نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کی حکومت پانچ سال پورے کرے گی۔ اور قوم کے تمام مسائل حل کر دیئے جائیں گے۔

○ بلوچستان اسمبلی کے اجلاس سے سپیکر وحید بلوچ نے ایک صوبائی وزیر عبید اللہ بابت کو ایوان سے باہر نکال دیا۔

○ پاکستان میں مصر کے سفیر مصطفیٰ حنفی نے کہا ہے کہ مصر کے وزیراعظم پر حملے کی منصوبہ بندی پشاور میں کی گئی تھی۔ حکومت پاکستان قاتلانہ حملہ کرنے والوں اور دس دہشت گردوں کو ہمارے حوالے کرے۔

○ ملک بھر میں بجلی کا بحران شدت اختیار کر گیا ہے۔ واپڈا نے شیڈول کے علاوہ جبری لوڈ شیڈنگ بھی شروع کردی ہے۔ صورتحال یہی رہی تو آدھا دن تک بجلی بند رہا کرے گی۔

○ میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ غنڈہ گردی نہیں چلے گی۔ حکومت طبل جنگ بجنے سے پہلے ٹھیک ہو جائے۔

○ سابق نگران وزیراعظم معین قریشی نے کہا ہے کہ بے نظیر حکومت جرأت مندانہ اور فیصلہ کن اقدامات کرے ورنہ کام نہیں چلے گا۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی اور جونیجو لیگ یک جان دو قالب ہیں۔

○ وفاقی وزیر قانون و پارلیمانی امور سید اقبال حیدر نے قومی اسمبلی کو بتایا ہے کہ آئی جی آئی کی حکومت کی برطرفی سے متعلق مقدمے پر حکومت کے ۱۴۔ لاکھ ۱۵ ہزار روپے خرچ ہوئے۔

○ محترمہ نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ مخصوص پریس والے ہمارے خاندان میں غلط فہمیاں پیدا کر رہے ہیں۔ سیاق و سباق سے ہٹا کر الفاظ استعمال کر کے پریشان کن صورت حال پیدا کی جاتی ہے۔

○ دریائے پونچھ میں کشتی الٹنے سے ۴۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ اقوام متحدہ کی طرف سے عراق کے خلاف اگست ۹۰ء سے عائد اقتصادی پابندیاں برقرار رکھنے کا اعلان کیا ہے۔

○ افغانستان کے سابق بادشاہ ظاہر شاہ نے کہا ہے کہ افغانستان کے متحارب دھڑے لڑائی بند کر دیں۔

○ صدر پاکستان سردار فاروق احمد خان لغاری سعودی عرب کے چار روزہ دورے کے بعد اسلام پہنچ گئے ہیں۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب کے مشیر فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ نواز شریف کو دوبارہ حکومت ملنے کے ڈراؤنے خواب آرہے ہیں۔

○ سول بیوروکریسی کے اعلیٰ افسران کے ایک گروپ نے وزیراعظم اور وزیراعلیٰ کے احکامات کو مذاق بنادیا ہے۔ حکم عدولی گروپ میں ۱۷ ایسے سینئر افسر شامل ہیں جنہیں سابق حکومت نے آؤٹ آف ٹرن ترقیاں دی تھیں۔ لیکن ابھی تک تمام اہم عہدوں پر افسروں کا نواز گروپ قابض ہے۔

○ وزیراعظم ہفتہ کو کل پاکستان سائنس و ٹیکنالوجی میلہ کا افتتاح کریں گی۔

○ پاکستان نے امریکہ کے ساتھ ٹیکسٹائل کوٹے کے معاہدے میں مزید دو سال کی توسیع کردی ہے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر سید یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ ملک میں جمہوریت مکمل طور پر قائم ہو چکی ہے اور اب تمام آئینی ادارے آزادانہ طور پر کام کر رہے ہیں۔

○ صدر فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر بھارت سے مذاکرات کی دعوت نیک نیتی سے قبول کی تھی۔ بھارت پھر مذاکرات چاہتا ہے تو ظلم و تشدد بند کرے۔ کشمیریوں پر مظالم سے پورے عالم اسلام کو تشویش ہے۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو اور ان کی والدہ میں مفاہمت ہو گئی ہے وہ اکٹھی سوئٹزرلینڈ جائیں گی۔ نصرت بھٹو پارٹی کی چیئرپرسن اور مرتضیٰ بھٹو سنٹرل ایگزیکٹو کے رکن ہونگے۔

○ وفاقی کابینہ میں توسیع کا معاملہ طول پکڑتا جا رہا ہے۔ سندھ سے بعض ناموں کی کلیئرنس نہیں مل رہی۔

○ قسطیں ادا نہ کرنے والوں کی ییلو کیب گاڑیاں ضبط کرنے کی ہدایت کردی گئی ہے۔ ذاتی استعمال میں لانے والوں کے خلاف بھی کارروائی کی جارہی ہے۔

○ بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں درگاہ حضرت بل کے گرد فوجی جوانوں کی تعداد میں کمی کردی ہے۔ ان کی جگہ پر مقامی پولیس کے جوانوں کو متعین کردیا گیا ہے۔

○ ڈھاکہ میں جرائم کی شرح تشویش ناک حد تک بڑھ گئی ہے۔ قانون نافذ کرنے والی ایجنسیاں مجرموں کے سامنے بے بس ہو چکی ہیں۔

ربوہ میں لوڈشیڈنگ کا

نیا شیڈول ۵½ گھنٹے
صبح ۷ تا ۸ بجے
دوپہر ۹ تا ۱۱ بجے
شام ۶ تا ۳۰-۶ بجے
رات ۳۰-۹ تا ۱۰ بجے
نصف شب ۳۰-۱۲ تا ۲ بجے

احمد نگر (۸ گھنٹے)

صبح ۵ تا ۳۰-۶ بجے
صبح ۳۰-۷ تا ۹ بجے
شام ۲ تا ۵ بجے
رات ۸ تا ۹ بجے
رات ۳۰-۱۰ تا ۱۱ بجے

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا خریدنے کے لئے
قیمت ۱۱۵۰۰/- ڈش، ۱۲ مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱- ہال روڈ - لاہور فون: ۳۵۵۴۲۲
۷۲۲۶۵۰۸

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
۱- لنک میکلوڈ روڈ لاہور پرتشریف لائیں
فون: ۷۲۲۳۲۰۴ - ۷۲۳۱۶۸۰
۷۲۳۱۶۸۱

ڈیوٹی پروگرام ڈاکٹرز کیوریٹو کلینک ربوہ

			ناغہ
ہومیوپیتھک	ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر	موجد کیوریٹو میڈیسنز اینڈ سیملز	جمعہ و ہفتہ
"	ڈاکٹر راجہ رفیق احمد ظفر	کرانک ڈیزیز سپیشلسٹ	جمعہ
"	لیڈی ڈاکٹر امۃ اللطیف شہناز	ماہر امراض زنانہ و بچگانہ	جمعہ
"	ڈاکٹر راجہ رشید احمد ظفر	میڈیکل آفیسر	جمعہ
"	ڈاکٹر مرزا اسلم بیگ	وٹرنری سپیشلسٹ	جمعہ
"	ڈاکٹر راجہ بصیر احمد ابصار	انچارج کیوریٹو سیملز	جمعہ

کیوریٹو انٹرنیشنل ربوہ
فون: کلینک: 606
آفس: 771
سیلز: 211283

پتہ